احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 3 دسمبر 2012ء

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 3 دسمبر 2012ء 18 محرم 1434ہجری 3 فتح 1391ہش جلد 62-97 نمبر 278

حضرت لقمانؑ کی بیٹے کو تاکید

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم کر اور اچھی باتوں کا حکم دے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کر۔

(لقمان:18)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آخری بیماری میں رسول کریمؐ شدید بخار میں مبتلا تھے مگر فکر تھی تو نماز کی۔ گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے، کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپ کے منتظر ہیں۔ بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا کہ میرے اُوپر پانی کے مشکیزے ڈالو۔ تعمیل ارشاد ہوئی مگر پھر غشی طاری ہوگئی۔ ہوش آیا تو پھر پوچھا کہ کیا نماز ہوگئی؟ جب پتہ چلا کہ صحابہ انتظار میں ہیں تو فرمایا ’’مجھ پر پانی ڈالو‘‘ جس کی تعمیل کی گئی۔ غسل سے بخار کچھ کم ہوا تو تیسری مرتبہ نماز پر جانے لگے مگر نقاہت کے باعث نیم غشی کی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ مسجد تشریف نہ لے جاسکے۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ووفاته:4088)

بخار میں پھر جب ذرا افاقہ ہوا تو اسی بیماری اور نقاہت کے عالم میں دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر، اُن کا سہارا لے کر رسول اللہؐ نماز پڑھنے مسجد گئے۔ حالت یہ تھی کہ کمزوری سے پاؤں زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ آپؐ نے اُن کے بائیں پہلو میں امام کی جگہ بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ اور یوں آخر دم تک خدا کی عبادت کا حق ادا کر کے دکھا دیا۔

(بخاری کتاب الاذان باب حد المریض ان یشهد الجماعة :624)

دنیا میں آپؐ کی آخری خوشی بھی نماز کی خوشی تھی جب آپ نے سوموار کے دن (جس روز دنیا سے کوچ فرمایا) فجر کی نماز کے وقت اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو صحابہ محو عبادت تھے۔ اپنے غلاموں کو نماز میں دیکھ کر آپؐ کا دل سرور سے بھر گیا۔ خوشی سے چہرے پر تبسم کھلنے لگا۔

(بخاری کتاب الاذان باب اهل العلم و الفضل احق بالا مامة:639)

آپؐ نے سچ ہی تو فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ ایسے اہتمام سے ادا کی جانے والی نمازیں محبت الٰہی اور خشوع وخضوع سے کیسی بھری ہوئی ہوتی ہوں گی۔

نبی کریم ﷺ کی فرض نمازیں نسبتاً مختصر ہوتی تھیں تا کہ کمزور، بیمار، بچے، بوڑھے اور مسافر کیلئے بوجھ نہ ہو لیکن آپ کی تنہا نفل نمازوں کی شان تو بہت نرالی تھی۔ فرماتے تھے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ بدستور اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا اس کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ محبت الٰہی اور فنافی اللہ کا یہ مقام آپؐ نے حاصل کر کے ہمیں خوبصورت نمونہ دیا۔

تہجد کی نماز رسول اللہؐ کی روح کی غذا تھی۔ فرماتے تھے کہ اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے۔

(المعجم الکبیر لطبرانی جلد 12 ص84)

ابتدا میں آپؐ رات کے وقت تیرہ یا گیارہ رکعتیں (بمعہ وتر) ادا فرماتے اور آخری عمر میں کمزوری کے باعث نو رکعتیں پڑھتے رہے۔ اگر کبھی رات کو اتفاقاً آنکھ نہ کھلتی تو دن کے وقت بارہ رکعتیں ادا کر کے اس کی تلافی فرماتے۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر چکی ہوتی تو آپؐ باآواز بلند فرماتے ’’لوگو! خدا کو یاد کرو زلزلہ قیامت آنے والا ہے۔ اس کے پیچھے آنے والی گھڑی سر پر ہے۔ موت اپنے سامان کے ساتھ آ پہنچی ہے۔ موت اپنے سامان کے ساتھ آ پہنچی ہے۔‘‘

(ترمذی کتاب صفة القیامة باب منه:2381)

دفتر اوّل کے ورثاء توجہ ہوں

سیدنا حضرت مصلح موعود نے دفتر اوّل تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل ہونے والے بزرگوں کو تا ابد یاد رکھنے کے لئے ان کے ورثاء کو فرمایا:۔

’’ان کا حق ہے کہ اگلی نسلوں میں ان کا نام عزت سے لیا جائے اور ان کا حق ہے کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔‘‘

(انیس سالہ کتاب صفحہ 29)

اس کے تسلسل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:۔

’’میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر (دفتر اوّل) قیامت تک جاری رہے جو لوگ ایک دفعہ (دین حق) کی مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں۔‘‘

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 255)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے شاملین کے ورثاء کو توجہ دلاتے ہوئے خطبہ جمعہ 5 نومبر 2004ء میں فرمایا۔

’’ہوسکتا ہے کہ باہر آ کے کچھ لوگ چندے اپنے بزرگوں کے نام پہ دیتے بھی ہوں لیکن باہر کے ملکوں میں یہ ادائیگیاں ان کے بزرگوں کے نام میں شمار نہیں ہوتیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو مرکز میں کیونکہ ریکارڈ ہے وہاں درج نہیں ہوتیں۔ اور ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام پر ادائیگی کر رہے ہوں اور آپ کے نام پر یہ ادائیگی شامل کی جا رہی ہو اس لئے ایسے بزرگوں کی اولادیں اپنے بزرگوں کے کھاتے اگر زندہ کرنا چاہتی ہیں تو وہ سہولت اسی میں ہے کہ مرکز ربوہ سے رابطہ کریں کہ ان کی کیا کیا رقم تھی یا وعدے تھے اور وہیں ادائیگی کی کوشش کریں تا کہ ریکارڈ درست رہے .... یہ لوگ جن کی

باقی صفحہ 8 پر

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 22

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

دوسرا قیدی زیدؓ بھی قتل کرنے کے لئے باہر لے جایا گیا۔ اس تماشہ کو دیکھنے والوں میں ابوسفیان رئیس مکہ بھی تھا۔ وہ زید کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ محمدؐ تمہاری جگہ پر ہو اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہو؟ زیدؓ نے بڑے غصہ سے جواب دیا کہ ابوسفیان! تم کیا کہتے ہو؟ خدا کی قسم! میرے لئے مرنا اس سے بہتر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاؤں کو مدینہ کی گلیوں میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے۔ اس فدائیت سے ابوسفیان متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور اُس نے حیرت سے زید کی طرف دیکھا اور فوراً ہی دبی زبان میں کہا کہ خدا گواہ ہے کہ جس طرح محمدؐ کے ساتھ محمدؐ کے ساتھی محبت کرتے ہیں میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی اور شخص کسی سے محبت کرتا ہو۔

70 حفاظِ قرآن کے قتل کا حادثہ انہی ایام کے قریب قریب نجد کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تا اُن کے ساتھ چند مسلمانوں کو بھیج دیا جائے تا کہ وہ اُن کو اِسلام سکھلائیں۔ آنحضرت ﷺ نے اُن کا اعتبار نہ کیا۔ مگر ابو براء نے جو اُس وقت مدینہ میں تھے کہا کہ میں اس قبیلہ کی طرف سے ضامن بنتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین دلایا کہ وہ کوئی شرارت نہیں کریں گے۔ اِس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 70 مسلمانوں کو جو حافظ قرآن تھے اِس کام کے لئے انتخاب کیا۔ جب یہ جماعت بئر معونہ پر پہنچی تو اُن میں سے ایک شخص حرام بن ملحان قبیلہ عامر کے رئیس کے پاس گیا جو ابو براء کا بھتیجا تھا تا کہ اُس کو اسلام کا پیغام دے۔ بظاہر قبیلہ والوں نے حرام کا اچھی طرح استقبال کیا مگر جس وقت وہ رئیس کے سامنے تقریر کر رہے تھے تو ایک آدمی چھپ کر پیچھے سے آیا اور اُن پر نیزہ سے حملہ کیا۔ حرامؓ وہیں مارے گئے۔ جب نیزہ اُن کے گلے سے پار ہوا تو وہ یہ کہتے ہوئے سنے گئے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ یعنی اللہ اکبر۔ کعبہ کے ربّ کی قسم! میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

اِس دھوکا بازی سے حرامؓ کے قتل کرنے کے بعد قبیلہ کے سرداروں نے اہلِ قبیلہ کو جوش دلایا کہ باقی جماعت معلّمین پر بھی حملہ کریں۔ مگر قبیلہ والوں نے کہا کہ ہمارے رئیس ابو براء نے ضامن بننا منظور کیا ہے ہم اِس جماعت پر حملہ نہیں کر سکتے۔ اس پر قبیلہ کے سرداروں نے اُن دو قبیلوں کی مدد کے ساتھ جو مسلمان معلّمین کو لانے کے لئے گئے تھے، جماعت معلّمین پر حملہ کر دیا۔ اُن کا یہ کہنا کہ ہم وعظ کرنے اور اِسلام سکھانے آئے ہیں لڑنے نہیں آئے بالکل کارگر نہ ہوا اور کفار نے مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ آخر تین آدمیوں کے سوا باقی سب شہید ہو گئے۔ اس جماعت میں سے ایک آدمی لنگڑا تھا اور لڑائی ہونے سے پہلے پہاڑی پر چڑھ گیا تھا اور دو اُونٹ چرانے جنگل کو گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کے چھیاسٹھ ساتھی میدان میں مرے پڑے ہیں۔ دونوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ ایک نے کہا کہ ہمیں چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس حادثہ کی اطلاع دیں۔ دوسرے نے کہا جہاں ہماری جماعت کا سردار جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا امیر مقرر کیا تھا قتل کیا گیا ہے میں اُس جگہ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ کہتے ہوئے وہ تن تنہا کفار پر حملہ آور ہوا اور لڑتا ہوا مارا گیا۔ دوسرے کو گرفتار کر لیا گیا مگر بعد میں ایک قسم کی بناء پر جو قبیلہ کے ایک سردار نے کھائی تھی وہ چھوڑ دیا گیا۔ قتل ہونے والوں میں عامر بن فہیرہ بھی تھے جو حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اُن کا قاتل ایک شخص جبار بن سلمٰی تھا جو بعد میں مسلمان ہو گیا۔ جبار کہا کرتا تھا کہ عامر کا قتل ہی میرے مسلمان ہونے کا موجب ہوا تھا۔ جبار کہتا ہے کہ جب میں جبار کو قتل کرنے لگا تو میں نے عامر کو یہ کہتے سنا فُزْتُ وَاللّٰہِ خدا کی قسم! میں نے اپنی مراد کو پالیا۔ اس کے بعد میں نے ایک شخص سے پوچھا۔ جب مسلمان کو موت کا سامنا ہوتا ہے تو وہ ایسی باتیں کیوں کرتا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ مسلمان اللہ کی راہ میں موت کو نعمت اور فتح سمجھتا ہے۔ جبار پر اس جواب کا ایسا اثر ہوا کہ اُس نے اِسلام کا باقاعدہ مطالعہ شروع کر دیا اور بالآخر مسلمان ہو گیا۔

ان دو اندوہناک واقعات کی خبر جس میں قریباً 80 مسلمان ایک شرارت آمیز سازش کے نتیجے میں شہید ہو گئے تھے فوراً مدینہ پہنچ گئی۔ مقتولین کوئی معمولی آدمی نہ تھے بلکہ حفاظِ قرآن تھے۔ وہ کسی جرم کے مرتکب نہیں ہوئے تھے، نہ اُنہوں نے کسی کو دُکھ دیا تھا۔ وہ کسی جنگ میں بھی شریک نہیں تھے بلکہ اللہ اور مذہب کا جھوٹا واسطہ دیکر وہ دھوکے سے دشمن کے تصرف میں دے دیئے گئے تھے۔ اِن واقعات سے بلا شک وشبہ ثابت ہوتا ہے کہ کفار کو اِسلام سے سخت دشمنی تھی۔ اس کے بالمقابل اسلام کے حق میں مسلمانوں کا جوش بھی نہایت گہرا اور پائیدار تھا۔

غزوہ بنی مصطلق

جنگِ اُحد کے بعد مکّہ میں سخت قحط پڑا۔ مکّہ والوں کو جو دشمنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اور جو تدابیر وہ آپ کے برخلاف لوگوں کے درمیان نفرت پھیلانے کی ملک بھر میں کر رہے تھے، بالکل نظر انداز کر کے آنحضرت ﷺ نے اس سخت مصیبت کے وقت میں مکّہ کے غرباء کی امداد کے لئے ایک رقم جمع کی، مگر اس خیر خواہی کا بھی اہل مکہ پر کچھ اثر نہ ہوا اور اُن کی دشمنی کوئی فرق نہ آیا بلکہ وہ دشمنی میں اور بھی بڑھ گئے۔ ایسے قبائل بھی جو پہلے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرتے تھے دشمن بن گئے۔ ان قبائل میں سے ایک قبیلہ بنی مصطلق تھا۔ اُن کے تعلقات مسلمانوں کے ساتھ اچھے تھے مگر اب اُنہوں نے مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی تیاری کا علم ہوا تو آپ نے حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے کچھ آدمی بھیجے۔ جنہوں نے واپس آ کر اُن اطلاعات کی تصدیق کی۔ اِس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ خود جا کر اس نئے حملہ کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ آپ نے ایک فوج تیار کی اور اُسے لے کر بنو مصطلق کی طرف گئے۔ جب مسلمانوں کی فوج کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوشش کی کہ دشمن بغیر لڑائی کے پیچھے ہٹ جانے پر آمادہ ہو جائے مگر اُنہوں نے انکار کیا۔ اس پر جنگ ہوئی اور چند گھنٹوں کے اندر دشمن کو شکست ہو گئی۔

چونکہ کفارِ مکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے تھے اور جو قبائل دوست تھے وہ بھی دشمن بن رہے تھے، اس لئے اُن منافقین نے بھی جو مسلمانوں کے درمیان موجود تھے اِس موقع پر یہ جرأت کی کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے ہو کر جنگ میں حصہ لیں۔ غالباً اُن کا خیال تھا کہ اس طرح اُنہیں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا موقع مل سکے گا مگر بنو مصطلق کے ساتھ جو لڑائی ہوئی وہ چند گھنٹوں میں ختم ہو گئی اس لئے اِس لڑائی کے دوران میں منافقین کو کوئی شرارت کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ بنو مصطلق کے قصبہ میں کچھ دن قیام فرمائیں۔ آپ کے قیام کے دوران میں ایک مکہ کے رہنے والے مسلمان کا ایک مدینہ کے رہنے والے مسلمان سے کنویں سے پانی نکالنے کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ اتفاق سے یہ مکہ والا آدمی ایک آزاد شدہ غلام تھا اُس نے مدینہ والے شخص کو مارا۔ جس پر اُس نے اہل مدینہ کو جنہیں انصار کہتے تھے پکارا اور مکہ والے نے مہاجرین کو پکارا۔ اس طرح جوش پھیل گیا۔ کسی نے یہ دریافت کرنے کی کوشش نہ کی کہ اصل واقعہ کیا ہے۔ دونوں طرف کے جوان آدمیوں نے تلواریں نکال لیں۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے سمجھا کہ ایسا موقع خدا نے مہیا کر دیا ہے۔ اُس نے چاہا کہ آگ پر تیل ڈالے اور اہل مدینہ کو مخاطب کر کے کہا کہ ان مہاجرین پر تمہاری مہربانی حد سے بڑھ گئی ہے اور تمہارے نیک سلوک سے اُن کے سر پھر گئے ہیں اور یہ دن بدن تمہارے سر پر چڑھتے جاتے ہیں۔ قریب تھا کہ اِس تقریر کا وہی اثر ہوتا جو عبداللہ چاہتا تھا اور جھگڑا شدت پکڑ جاتا مگر ایسا نہ ہوا۔ عبداللہ نے اپنی شرانگیز تقریر کا اندازہ لگانے میں غلطی کی تھی اور یہ سمجھتے ہوئے کہ انصار پر اس کا اثر ہو گیا ہے، اُس نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم مدینہ میں واپس پہنچ لیں پھر جو معزز ترین انسان ہے وہ ذلیل ترین انسان کو باہر نکال دے گا۔ معزز ترین انسان سے اُس کی مراد وہ خود تھا اور ارذل ترین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ) جونہی یہ بات اُس کے منہ سے نکلی مؤمنوں پر اُس کی حقیقت کھل گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ معمولی بات نہیں بلکہ یہ شیطان کا قول ہے جو ہمیں گمراہ کرنے آیا ہے۔ ایک جوان آدمی اُٹھا اور اپنے چچا کے ذریعے اُس نے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی۔ آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول اور اُس کے دوستوں کو بلایا اور پوچھا کیا بات ہوئی ہے؟ عبداللہ نے اور اس کے دوستوں نے بالکل انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ یہ واقعہ جو ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے ہوا ہی نہیں۔ آپ نے کچھ نہ کہا۔ لیکن سچی بات پھیلنی شروع ہو گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے عبداللہ نے بھی یہ بات سنی۔ وہ فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ اے اللہ کے نبی! میرے باپ نے آپ کی ہتک کی ہے اُس کی سزا موت ہے اگر آپ یہی فیصلہ کریں تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھے حکم دیں کہ میں اپنے باپ کو قتل کروں۔ اگر آپ کسی اور کو حکم دیں گے اور میرا باپ اُس کے ہاتھوں مارا جائے گا تو ہو سکتا ہے کہ میں اُس آدمی کو قتل کر کے اپنے باپ کا بدلہ لوں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے لوں۔ مگر

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم فہیم احمد خادم صاحب

جماعت احمدیہ گھانا کا 80واں جلسہ سالانہ 2012ء

حضور انور کا پیغام، اہم سرکردہ شخصیات کی شمولیت، 75 ہزار افراد کی جلسہ میں شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گھانا کا 80واں جلسہ سالانہ 5 تا 7/جنوری 2012ء کو جماعت کے زرعی فارم ''باغ احمد'' میں منعقد ہوا۔ 460 ایکڑ اراضی پر مشتمل یہ زرعی فارم 'اکرا' (Accra) سے 60 میل دور Winneba کے قریب اکرا روڈ پر واقع ہے۔

جلسہ گاہ کو خوبصورت گیٹ اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ اور ایک خوبصورت سٹیج بھی بنایا گیا۔ امسال جلسہ کا تھیم (Theme) ''آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات میں مذہب کا کردار'' تھا۔

جلسہ کا آغاز

جلسہ کے پہلے روز کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا جس کے بعد مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ اکرا ریجن نے ''ہمارے جلسے۔ تحریرات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں'' کے موضوع پر درس دیا۔

نماز فجر کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا نے احباب سے مختصر خطاب کیا۔

صبح کے سیشن کا آغاز ساڑھے دس بجے مکرم Issifu Ali صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس سیشن میں چیف گیسٹ گھانا کے نائب صدر His Excellency John Dramari Mahama تھے۔

پرچم کشائی، تلاوت قرآن کریم، عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود پیش کرنے کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور اقدس نے خاص طور پر اس جلسہ کے موقع پر جماعت گھانا کو بھجوایا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں تحریر فرمایا:۔

''مجھے اس امر سے خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 5 تا 7 جنوری کو منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ بے حد کامیاب کرے اور اللہ کرے کہ آپ اس بابرکت جلسہ کی بے پناہ روحانی نعماء سے مالا مال ہوں۔

مجھے گھانا کے احمدیوں سے خاص محبت ہے کیونکہ میں قریباً آٹھ سال کا عرصہ آپ میں رہا ہوں۔ اس دوران میں مقامی لوگوں کے مزاج سے بخوبی آشنا ہو گیا تھا۔

مجھے پتہ چلا کہ افریقن لوگوں کے کردار کا حصہ ہے کہ وہ بخوشی اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کی نصرت اور مدد کیلئے قربانیاں کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ قربانی کی یہ روح جماعت احمدیہ کے افراد میں کہیں بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا جماعت کے افراد اس خدمت کے جذبہ کو برقرار رکھیں گے بلکہ نہ صرف اپنے ملک کے افراد کے لئے بلکہ افریقہ کے لوگوں کی خاطر اور انسانیت کی خدمت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ اس لئے مجھے گھانا جماعت سے بہت زیادہ توقعات ہیں کہ آپ نیکی اور تقویٰ میں آگے آئیں، اپنے کردار میں عاجزی اور کسر نفسی دکھاتے ہوئے خلوص دل سے جماعت کی خدمت کریں اور بہترین احمدی...... بنیں۔

احمدی...... کے طور پر آپ سے توقع ہے کہ نیکی، ایمانداری، دیانتداری اور سب سے بڑھ کر تقویٰ اور خوف خدا میں اعلیٰ مثالیں قائم کریں۔ آپ کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہوں اور انہیں سرسری طور پر نہ لیں بلکہ آپ خدا کے ہر حکم کا احترام کریں اور یہ احترام اپنے عمل سے ثابت کریں۔ اپنے عمل اور رویّہ سے ایسا ظاہر نہ ہو کہ گویا آپ حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ اعلیٰ معیاروں سے گر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اس امر پر زور دیتے ہوئے فرمایا:۔

''وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنجوقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں، وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر غریب مزاج بندے ہو جائیں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46-47)

حضور انور نے تحریر فرمایا: میں آپ کو یاد کرانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے جو جماعت قائم کی ہے انہیں خاص امتیاز اور عزت بخشی گئی ہے کہ وہ اولین سے ملائے گئے ہیں...... یہ معمولی عزت نہیں ہے۔ یہ کوئی عام جماعت نہیں ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت سے منسوب کرتا ہے چاہئے کہ ان عقائد پر غور کریں جن پر پہلے لوگوں نے عمل کر کے دکھایا۔ صحابہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا تعلق باندھا اور امت محمدیہ میں شامل ہوئے۔ ان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ایسا اثر تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا پختہ اور مضبوط تعلق قائم کیا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارہ میں فرماتا ہے: ''اور لوگوں میں ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتا ہے''۔ (سورۃ البقرۃ: 208)

مختصر یہ کہ یہی سچا اور حقیقی (دین) ہے جو ہمیں سکھاتا ہے کہ انسان اور اللہ کے درمیان کیسے تعلق جوڑا جاتا ہے اور پھر ہماری توجہ ان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی دلاتا ہے۔ یہ حقیقی اور صحیح (دین) ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اخذ کیا اور سکھایا۔ انہوں نے جو سیکھا اسے عمل میں ڈھالا۔ حضرت مسیح موعود ہمیں یہی سکھانے آئے ہیں۔ آپ ہمیں یہی راستے بتانے اور انہی پر چلانے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اے میری جماعت! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ کو سفر آخرت کے لئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کیلئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63)

حضور انور نے تحریر فرمایا: اس جلسہ کے دوران کسی لایعنی گفتگو میں نہ پڑیں۔ دعاؤں اور استغفار میں مشغول رہیں۔ جماعت کے علماء کی مختلف تقاریر غور سے سنیں۔ اپنے علم میں اضافہ کریں اور (دینی) تعلیمات سمجھیں اور ہر قسم کی رحمتیں اس طرح سمیٹیں کہ وہ آپ کو بہتر احمدی (۔) بنا سکیں۔

میں آپ کو (دعوت الی اللہ) کے سلسلہ میں آپ کی ذمہ داریاں یاد دلاتا ہوں۔ (دعوت الی اللہ) ہر احمدی کے لئے ضروری امر ہے۔ (دعوت الی اللہ) میں ذاتی اچھا نمونہ بہت ضروری ہے۔ میں نے ایک خطبہ میں سچ بولنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ احمدی اس بات کے دعویدار ہیں کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور حقیقی فدایان ہیں۔ ہمیں ساری دنیا میں سچائی کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہ سب ہم کیسے کر سکتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم بہترین نمونہ قائم کریں اور اپنے آپ کو اس طرح سچا ثابت کریں جس طرح اللہ کے نبیوں نے اپنی سچائی ثابت کی۔ ہمیں بھی اپنی سچائی کا اظہار کرنا چاہئے کیونکہ یہی انبیاء کے ماننے والوں کا کام ہے۔

ہمیں یہ حکم ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ اپنائیں۔ ایسا کرنے کے لئے ہمیں سچائی کی خوبی کو اپنانا چاہئے جس سے ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کر سکتے ہیں۔ ہماری باتوں اور ہمارے کاموں میں ہر لحظہ برکت اس وقت پڑے گی جب ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو اور اس کے ہر لحہ میں سچائی اختیار کریں گے۔

گھریلو زندگی سے سماجی زندگی تک ہماری سچائی مثالی ہو۔ صرف اس سے ہماری کوششیں بابرکت ہوں گی اور دوسروں کو متأثر کر سکیں گے اور انہیں (۔) اور احمدیت کے قریب لا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احمدی (۔) کے طور پر بہترین نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے اور آپ کی (دعوت الی اللہ کی) کوششوں کو عظیم کامیابیوں سے نوازے۔ (آمین)

کیا آپ کو علم ہے کہ ایک طرف جماعت احمدیہ دنیا بھر میں کامیابی کے جھنڈے گاڑ رہی ہے تو دوسری طرف ہماری جماعت کے افراد کو مختلف ممالک میں انتہا پسندوں کی جانب سے دشمنی، دھمکیوں اور تشدد کا سامنا ہے۔ ہمیں دل شکستہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ہم پہلے ہی انبیاء کی تاریخ سے باخبر ہیں جو بتاتی ہے کہ کس طرح ان پر اور ان کے ماننے والوں پر مشکلات اور مصائب نازل ہوتی رہیں حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اللہ کے محبوب نبی تھے اور جن کی خاطر کائنات کی تخلیق ہوئی، اپنے ساتھیوں سمیت ایسے ہی ابتلاؤں اور مصائب سے گزرنا پڑا۔ مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ ہزاروں افراد نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اور اپنے بچوں کی زندگیاں قربان کیں۔

پس جب بھی جماعت احمدیہ شدید مخالفت کے ایسے دور سے گزرے تو ہمیں انبیاء کی زندگیوں سے اور خصوصاً آنحضورؐ سے ثابت قدمی اور فدائیت کے سبق سیکھنے چاہئیں۔ ہمیں اس امر کا پورا یقین ہے کہ شدید مشکلات کے یہ ادوار آنے والی فتوحات کی بنیادیں رکھ رہے ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ اس کے حضور دعاؤں اور اس کے آگے آہ و بکا کی صورت میں اور اس کے ساتھ وفا کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی صورت میں۔ لَا رَیْبَ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے ایمان کی خاطر قربانیوں سے ہرگز گریز نہیں کیا لیکن اسلام کی فتح صرف ان قربانیوں کی مرہون منت نہیں۔ یہ اسلام کے ابتدائی مسلمانوں کی دلگداز اور پُرسوز دعاؤں کے باعث بھی ملی بلکہ اس سے بڑھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرجوش دعاؤں کے باعث ملی۔ آپ راتوں کو خدا کے حضور روئے۔ خوب آنسو بہائے اور عرش کے پائے ہلا کر رکھ دیئے تبھی یہ عظیم انقلاب آیا۔ ہمارا بھروسہ خدا کی ذات پر ہے کہ وہی ہماری جماعت کے مظلوم ممبران کی مدد کو آئے گا۔

یہی وجہ ہے کہ مَیں نے آپ کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی ہدایت کی ہے۔

مَیں آپ کو دوبارہ اللہ کے حضور اس کی مدد اور حفاظت کے لئے غیر معمولی دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دعاؤں کی شدت اور زور ایسا ہو کہ آسمان پھٹ جائے اور خدا تعالیٰ کا عرش لرز اٹھے۔

مَیں گھانا کے جملہ ممبران کو اپنی ان سے گہری محبت اور پیار یاد کراتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں کہ بابرکت نظام خلافت کے وفادار رہیں اور اس سے وابستہ رہیں۔ آج (دین حق) کی خوبصورت تعلیمات کے احیاء کا کام صرف نظام خلافت سے وابستہ رہ کر ممکن ہے۔ پس ہمیشہ اس عظیم نظام کو مضبوطی سے پکڑیں اور اس بات کو لازمی بنائیں کہ آپ کی آئندہ نسلیں خلافت احمدیہ کے نظام کی بابرکت رہنمائی اور اس کی حفاظت کے اندر رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود کی یہ خاص دعائیں آپ کے ساتھ ہوں۔

''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرماوے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔''

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود کی دلگداز دعائیں آپ سب کے ساتھ ہوں۔ اللہ آپ کا یہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آپ میں ایمان اور تقویٰ کی نئی لہر پیدا ہو جو آپ کو ایمان میں آگے بڑھائے اور آپ اس نئی روحانی زندگی اور قوت کے ساتھ جماعت، (دین حق) اور انسانیت کی خدمت کریں۔ آمین''

حضور انور کے اس پیغام کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

محترم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں جماعتی ترقیات، ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت خدمت خلق کے میدان میں جماعتی اقدامات اور گھانا میں دوران سال جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کے آغاز کا ذکر فرمایا نیز آپ نے جلسہ کے موضوع پر روشنی ڈالی اور سورۃ النساء کی آیات پڑھ کر ان کی تفسیر فرمائی۔

اس کے بعد غیر احمدیوں کے چیف امام کے نمائندے نے تہنیتی پیغام پڑھا۔ جس کے بعد گریٹر اکرا کے آرچ بشپ Palmer Buckle نے اپنے پیغام میں ملک میں مذہبی رواداری کی فضا قائم کرنے میں جماعت احمدیہ کے کردار کو سراہا۔ آپ نے جماعت کو جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی نیز انتخابات کے پُرامن ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

NDC سیاسی پارٹی (جس کی ان دنوں ملک میں حکومت ہے) کے جنرل سیکرٹری Hon.Asiedu Jketia نے اپنے پیغام میں اعتراف کیا کہ 2008ء کے صدارتی انتخابات میں اگر مذہبی جماعتیں جس میں جماعت احمدیہ بھی شامل ہے امن کے قیام کے لئے بھرپور کوشش نہ کرتیں تو ملک کا امن تباہ ہو جاتا۔

NPP (گھانا کی سیاسی پارٹی) کے چیئر مین Hon. Jake Obitsebi Lampty نے احباب سے ملک، سیاسی پارٹیوں اور انتخابات کے سارے مراحل میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

نائب صدر مملکت His Excellency John Dramani Mahama نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کو اس جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی احمدیہ مشن کی تعلیم، صحت اور زراعت کے میدان میں خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ آپ کا جلسہ ایک منفرد جلسہ ہے جس میں ملک بھر سے افراد شامل ہوتے ہیں اور تعلیم، صحت اور روحانی مسائل جیسے متنوع موضوعات پر آگاہی پاتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ انہیں یہ سن کر خوشی ہوئی کہ یہاں آلو کی کاشت کا تجربہ کیا جائے گا۔ آپ نے امیر صاحب جماعت اور احباب جماعت کو جناب صدر مملکت گھانا کا سلام پہنچایا۔

آپ نے ملک میں قیام امن کے سلسلہ میں مذہبی رہنماؤں کی کوششوں پر مکرم امیر صاحب کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔ آپ نے بتایا کہ تمام مذہبی کتب کا خلاصہ آپس میں محبت، اتحاد اور امن کا قیام ہے۔

انہوں نے بتایا کہ Bolga میں ایک کیتھولک سینٹر ہے جس میں مسلمانوں نے ایک کانفرنس منعقد کی اور آج ایک آرچ بشپ اس جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ یہ گھانا ہی کی خوبصورتی ہے کہ مذہبی رہنما آپس میں اس طرح میل جول رکھتے ہیں۔ ایسا دوسرے ممالک میں نہیں ہوتا۔ آپ نے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بالعموم مسلمان نوجوانوں کو ملک میں ہونے والے اکا دُکا دنگا فساد کی وارداتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مسلمان نوجوانوں کو ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

دوسرا سیشن

دوسرے سیشن کی صدارت مکرم خالد محمود صاحب سابق ریجنل منسٹر برائے اپر ویسٹ ریجن نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد Justice Saeed Kwaku Gyan ہائی کورٹ کے جج جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں نے ''آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات میں مذہب کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کی۔

نماز عشاء کے بعد رات کا سیشن ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم مسرور احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ اشانٹی ریجن کی تھی جس کا عنوان ''نماز کی اہمیت اور برکات'' تھا۔ دوسری تقریر مکرم حافظ شرف الدین صاحب مربی سلسلہ ناردرن ریجن (North West) کی تھی جس میں انہوں نے اپنی قبول احمدیت کی کہانی سنائی۔ آپ دراصل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب کے طالبعلم تھے کہ احمدیت میں دلچسپی ہوئی۔ اس پر تحقیق کرکے احمدیت میں شامل ہوئے۔ آپ نے احمدیت کی خاطر اپنی زندگی وقف کردی۔ اب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے نارتھ ویسٹ ریجن میں مربی سلسلہ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اس سیشن کے آخر پر ایک ویڈیو سی ڈی "One Community ,One Leader" دکھائی گئی۔ اس ویڈیو میں کینیڈا کے وزیر اعظم، UK کے وزراء اور ممبران پارلیمنٹ، یورپین یونین کے ممبران اور افریقن ممالک کے صدران کے بیانات ریکارڈ ہیں جن میں سب جماعت احمدیہ کو امن پسند قرار دیتے ہیں اور دنیا بھر میں انسانیت کی ہمدردی کے حوالہ سے ان کی کوششوں کو سراہتے ہیں۔ اس میں جماعت کی خدمات کی تصویری جھلکیاں بھی دکھائی گئی ہیں۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز تہجد کے بعد مکرم عبدالصمد عیسیٰ صاحب ریجنل قائد برائے گریٹر اکرا ریجن نے ''جہاد کا حقیقی مفہوم'' اور نماز فجر کے بعد مکرم الحاج بی اے یونسو صاحب نے ''وصیت کی روحانی اہمیت'' کے موضوع پر درس دیا۔

دوسرے روز صبح کے سیشن کی صدارت ایک مخلص احمدی Hon Tahir K. Hammond (جو اس وقت ممبر پارلیمنٹ ہیں اور سابق وزیر داخلہ اور ڈپٹی وزیر انرجی رہے ہیں) نے کی۔

آج کے چیف گیسٹ گھانا کے منسٹر آف کمیونیکیشن تھے۔ تلاوت اور عربی قصیدہ کے بعد مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر ثالث نے ''قرآن مجید کے معجزات'' کے موضوع پر بڑی عالمانہ تقریر کی۔

اس کے بعد گھانا کے منسٹر آف کمیونیکیشن Hon.Haruna Iddrisu نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے احباب کو جناب صدر مملکت گھانا کا سلام پہنچایا اور مکرم امیر صاحب کا ڈاکٹرز کی ہڑتال ختم کرانے میں مؤثر کردار پر شکریہ ادا کیا آپ نے کانفرنس کے Theme پر اظہار خیال کرتے ہوئے لوگوں کو انتخاب کے دوران اور اس سے قبل امن اور سکون کی فضا قائم کرنے پر زور دیا آپ نے سٹیج پر بیٹھے ہوئے NPP اور NDC کے دو سرکردہ احمدی سیاستدانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ دو مختلف سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں مگر اس دینی اجتماع میں اکٹھے بیٹھے ہیں۔ یہ وہ عملی تصویر ہے جو ہمیں دین سکھاتا ہے۔

آج جمعۃ المبارک کا روز تھا اور مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مربی انچارج گھانا نے (دین حق) میں مذہبی رواداری کے موضوع پر ہی خطبہ دیا۔ اس کے بعد سب احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ایم۔ٹی اے کے ذریعہ براہ راست سنا۔

رات کے سیشن میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی منصور احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات'' کے

عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد احباب کو ربوہ میں قائم طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے تعارف پر مبنی ویڈیو دکھائی گئی۔

جلسہ کا آخری دن

7/جنوری بروز ہفتہ جلسہ کا آخری دن تھا۔ جماعتی روایات کے مطابق اس دن کا آغاز بھی خدا کے حضور تہجد کی عاجزانہ دعاؤں سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے ''وقف زندگی کی برکات'' کے موضوع پر درس دیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم Dr. Alfa Mohammad Musheibu نے ''صحت مند زندگی کیسے برقرار رکھی جائے'' کے عنوان سے درس دیا۔

صبح کے سیشن میں تلاوت و نظم کے بعد محترم محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اوّل نے گھانا کے ابتدائی احمدیوں کی قربانیاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ گھانا آنے والے پہلے مربی سلسلہ کے کرایہ پر 300 پاؤنڈ کی رقم خرچ کرنا تھی۔ اس لئے گھانا کے پہلے احمدی چیف مہدی آپا نے اپنا فارم 100 پاؤنڈ میں بیچا اور پھر دوسرے احباب نے چندہ اکٹھا کر کے 300 پاؤنڈ کی خطیر رقم جمع کی تا کہ مربی سلسلہ کے گھانا آنے کا کرایہ پورا ہو سکے۔ آپ نے مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج گھانا کی والدہ محترمہ کا ذکر خیر کیا کہ اس نیک خاتون نے اس وقت اپنے خرچ پر اپنے بیٹے کو ربوہ بھیجا تا کہ وہ دین کی تعلیم حاصل کر سکے۔ آپ نے اپنی تقریر میں 'وا' (Wa) کے امام صالح صاحب کا بھی ذکر خیر کیا جنہیں احمدیت قبول کرنے کی پاداش میں ڈسٹرکٹ کمشنر نے مقامی لوگوں کے کہنے پر Wa سے جلاوطن کر دیا۔

اگلی تقریر مکرم الحاج محمد بن ابراہیم صاحب سابق ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز کی تھی جس کا عنوان ''جماعت احمدیہ گھانا کی سماجی خدمات'' تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس وقت احمدیہ ایجوکیشنل یونٹ کے تحت 99 کنڈر گارٹن سکول، 125 پرائمری سکول، 60 جونیئر سکول اور 7 سیکنڈری سکول اور ایک ٹیچر ٹریننگ کالج کام کر رہا ہے۔ یہاں جامعۃ المبشرین قائم ہے جہاں مربیان سلسلہ تیار کئے جاتے ہیں۔ مدرسۃ الحفظ بھی یکم مارچ 2005ء سے قائم ہے جس میں سے آج تک 23 بچے قرآن مجید حفظ کر چکے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ جماعت کے تحت کام کرنے والے 7 ہسپتال اور دو ہومیو کلینکس کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جماعت کے خرچ پر گھانا کے 20 ڈینٹل سرجن ایک سال کے لئے فری ٹریننگ لیں گے۔ علاوہ ازیں آپ نے احمدی اطباء کی تیار کردہ مشہور عام ادویہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس طرح بے شمار احمدی اطباء صحت کے میدان میں ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔

اس کے بعد گھانا کے شعبہ انتخابات کے چیئرمین Dr. Kwadwo Afari Gyan نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ سیاسی پارٹیوں، میڈیا اور عام پبلک کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو اس الیکشن کے دوران ان پر عائد ہوتی ہیں۔

آخری سیشن

آخری سیشن کی صدارت جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ، سابق ممبر کونسل آف اسٹیٹ الحاج حسن بن صالح صاحب نے کی۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد یوسف ایڈوسئی صاحب مربی سلسلہ نے ''دین حق میں شادی'' جیسے اہم موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم محمد بن صالح صاحب نائب امیر ثانی نے ''مالی قربانیاں۔ روحانی ترقی کی کلید'' کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم احمد سلیمان اینڈرسن صاحب، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گھانا نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت کماسی میں نومبائعین کی تربیت کا ایک کورس ہو رہا ہے جو چھ ماہ تک جاری رہے گا۔ اس میں 40 افراد شریک ہیں۔ آپ نے حاضرین کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی میں افریقہ بھر میں گھانا اوّل رہا۔ الحمدللہ۔ آپ نے بتایا کہ Wa میں گھانا کی جماعت کی سب سے بڑی بیت الذکر کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد پر کینیڈا سے چھ مربی ٹریننگ کیلئے گھانا آئے ہیں جو چھ ماہ یہیں رہ کر دعوت الی اللہ اور تربیت کا کام کر چکے ہیں۔ ان کو ملک کے مختلف شہری اور دیہاتی جماعتوں میں بھجوایا گیا تھا۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ ''باغ احمد'' میں آغاز سے اب تک ہونے والی ڈویلپمنٹ میں قریباً 1.2 ملین گھانین سیڈیز خرچ ہو چکا ہے۔

اس جلسہ کی اہم بات یہ ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب نے شرکت کی۔ انڈیا، آسٹریلیا، جرمنی، امریکہ، کینیڈا، جمیکا، سوازی لینڈ اور دوبئ جلسہ میں کینیڈا سے آنے والے چھ مربیان نے شرکت کی۔ نیز ہیومینٹی فرسٹ کے تحت گھانا میں کام کرنے والے امریکہ سے آئے ہوئے والنٹیئرز نے بھی شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب نے ان سب غیر ملکی مہمانوں کی خدمت میں جماعت احمدیہ گھانا کی طرف سے شائع شدہ کیلنڈر 2012ء کی ایک ایک کاپی بطور تحفہ پیش کی ٹیچی مان (Techiman) سے دو احمدی نوجوان سائیکلوں پر سفر کر کے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ (یہ سفر قریباً 450 کلومیٹر کا ہے۔) مکرم امیر صاحب نے ان کو بھی جماعت احمدیہ گھانا کا کیلنڈر بطور تحفہ دیا۔ بورکینا فاسو کے تین طلباء جو جامعہ احمدیہ گھانا میں تعلیم پا رہے ہیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نظم ''خدام احمدیت'' کے چند اشعار بڑی خوبصورتی سے پڑھے۔ ان فرانسیسی زبان بولنے والوں کی زبانی خوش الحانی سے اردو نظم سن کر حاضرین پر عجیب روحانی کیفیت طاری تھی۔ گلشن احمدیت کا یہ بہت پیارا رنگ تھا جسے لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔

آخر پر مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھانا نے اختتامی خطاب کیا۔ کہ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے **جماعت احمدیہ گھانا کو ایک جلسہ کے موقع پر ایک پیغام بھیجا۔ اس پیغام میں آپ نے اپنے ایک کشف کا ذکر فرمایا جس میں آپ نے دیکھا کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کر رہا ہے۔ اس پر مکرم مسعود جمال جانسن صاحب نے کلمہ طیبہ پر مشتمل ایک Song تیار کیا جو جلسوں پر پڑھا جانے لگا۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔**

آپ نے گھانا کے احمدیوں میں قربانی کی روح پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا: اس ''باغ احمد'' میں ہم نے خلافت جوبلی کا جلسہ کرنا تھا۔ یہ جگہ 'اکرا' (Accra) سے 60 میل دور ہے۔ مکرم وکیل التبشیر صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حضور انور روزانہ 'اکرا' سے باغ احمد آیا کریں گے؟ مَیں نے عرض کی کہ 'اکرا' میں جس قسم کی سہولیات میسر ہیں ہم ویسی ہی سہولیات یہاں بھی مہیا کریں گے۔ انشاء اللہ۔ چنانچہ ایک فرد واحد نے حضور انور ایدہ اللہ کی رہائش گاہ، دفتر، پرائیویٹ سیکرٹری کا دفتر اور ملاقات کے ہال وغیرہ بنانے کا وعدہ کیا۔ دوسرے شخص نے وکیل التبشیر اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی رہائش گاہ تعمیر کرنے کا عہد کیا۔ تیسرے شخص نے ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے رہنے کی جگہ بنانے کی حامی بھری۔ اُس وقت اس جگہ پر کوئی سڑک نہ تھی۔ ایک شخص نے مین روڈ سے یہاں تک سڑک بنانے کا وعدہ کیا جبکہ ایک اور شخص نے Pomadze گاؤں سے اس جگہ آنے کے لئے سڑک تعمیر کرنے کی حامی بھری۔ کسی نے بجلی لگانے کا خرچ اٹھایا تو کسی نے پانی کی فراہمی اپنے ذمہ لی۔ ایک احمدی نے ٹریکٹر خرید کر دیا تا کہ اس وسیع و عریض جگہ کی Bush صاف کی جا سکے۔ الغرض خدا کے فضل سے دیکھتے ہی دیکھتے یہ جگہ قابل استعمال بن گئی اور یہاں خلافت جوبلی کا پہلا کامیاب جلسہ ہوا جسے ایم ٹی اے کی آنکھ سے ساری دنیا کے احمدیوں نے دیکھا۔ الحمدللہ۔

گھانا میں عیسائیوں نے Jesus is coming soon کے Bill Boards لگائے ہیں۔ ایک مخلص احمدی نے دو قد آور Bill Boards تیار کر کے دو اہم شاہراہوں پر لگائے جن پر حضرت مسیح موعود کی ایک بڑی تصویر لگی ہے اور نیچے لکھا ہے ''وہ مسیح آچکا جس کا مدتوں سے انتظار تھا''۔ اس احمدی نے جماعت کو ایک گاڑی بطور عطیہ دی ہے جس میں کتابیں رکھنے کے لئے شیلف ہیں۔ اس میں LCD سکرین، VCR اور جنریٹر وغیرہ موجود ہیں۔ اس گاڑی کو احمدیہ موبائل انفارمیشن سروس کا نام دیا گیا ہے۔ اس پر 45 ہزار سیڈیز کا خرچ آیا ہے جو قریباً 26 ہزار امریکن ڈالرز بنتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے خطاب کے بعد اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ جماعت احمدیہ گھانا کا یہ جلسہ بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ پلاننگ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق حاضرین کی تعداد 75 ہزار رہی۔

قارئین الفضل کی خدمت میں جملہ کارکنان جلسہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2012ء)

......☆......☆......☆......

بقیہ صفحہ 6

بات پر متفق ہیں کہ انسان کی سب سے اہم پونجی جس کو بچا بچا کر استعمال کرنا چاہئے، وقت ہے۔''

☆محمد بن مسلمؒ جو ابن شہاب زہری یا امام زہری کے نام سے معروف ہیں، ایک بڑے محدث ہو گزرے ہیں۔ حدیث کے حصول کے لئے اتنے بے تاب رہتے ہیں کہ تختیاں اور کاغذات کے پلندے اور پشتارے اٹھائے دیوانہ وار پھرتے رہتے۔ لوگ دیکھتے تو ہنستے اور مذاق اڑاتے، لیکن جو لوگ اپنی دھن کے پکے ہوں، وہ کب کسی کی ہنسی کی پروا کرتے ہیں۔ اسی علمی انہماک میں گھر کی ضروریات کا بھی خیال نہ رہتا۔ ایک مرتبہ اہلیہ نے بگڑ کر کہا: خدا کی قسم! یہ کتابیں مجھ پر تین سوکنوں سے بھاری ہیں۔

آپ اپنے وقت کو جس انداز سے استعمال کرتے ہیں، آپ زندگی میں وہی کچھ حاصل کرتے ہیں۔ ایک شخص بہترین تیراک ہے، مگر اچھا بلے باز نہیں ہے اس لئے کہ اس نے اپنی زندگی کا بہت سا وقت تیراکی سیکھنے میں صرف کیا ہے، اس نے کرکٹ کو اپنا وقت نہیں دیا۔ ایک نوجوان پہلی جماعت سے ماسٹرز تک اعلیٰ ترین نمبروں سے کامیاب ہوتا رہا ہے، لیکن کبھی کسی کھیل میں کوئی انعام نہیں جیتا۔ اس لئے کہ اس نے اپنے وقت کا زیادہ حصہ تعلیم (سٹڈی) میں لگایا، کھیل پر صرف نہیں کیا۔ چنانچہ آپ کے اندر وہی خوبی اور وہی صلاحیت پیدا ہوتی ہے جس کے لئے آپ نے اپنا زیادہ سے زیادہ وقت استعمال کیا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت سنڈے میگزین 8 جون 2010ء)

ماخوذ

قیمتی وقت کے درست اور عمدہ استعمال کی بعض مثالیں

دن میں 24 گھنٹے ہوتے ہیں۔ ہر گھنٹے میں 60 منٹ اور ہر منٹ میں 60 سیکنڈ ہوتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہی چوبیس گھنٹے ملتے ہیں۔ کوئی شخص امیر ہو یا غریب ترقی پذیر ملک کا باشندہ ہو یا ترقی یافتہ ملک کا شہری...... ہر ایک کے پاس یہی وقت ہے۔ کوئی شخص اپنی اہلیت وقابلیت کی بنا پر اس سے زیادہ وقت حاصل نہیں کرسکتا۔

وقت انمول ہے اسے آپ ضرورت پڑنے پر خرید سکتے ہیں نہ بیچ سکتے ہیں۔ وقت کو نہ آپ ایکسچینج کرسکتے ہیں۔ نہ بیچ سکتے ہیں۔ گزرا ہوا وقت نہ تو حاصل کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کی رفتار کو تیز کیا جاسکتا ہے۔ یہ اپنی خاص رفتار سے مسلسل چل رہا ہے اور کسی بڑی سے بڑی دنیاوی طاقت کا بھی اس پر کوئی اختیار نہیں ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تمام لوگوں کے لئے وقت کا احساس مختلف ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی بیزار کر دینے والے غیر دلچسپ کام میں لگے ہوئے ہیں تو آپ کو یوں محسوس ہوگا جیسے وقت ٹھہر گیا ہے۔ حالانکہ یہ صرف احساس ہے۔ لیکن اگر آپ کسی دلچسپ کام میں مصروف ہیں تو وقت کے گزرنے کا پتا بھی نہیں چلے گا۔

چنانچہ دو دورانیوں میں وقت کی رفتار مختلف محسوس ہوسکتی ہے۔ دو ہفتے کی چھٹی میں دوسرا ہفتہ چھٹی کا بہت تیزی سے نکلتا محسوس ہوتا ہے۔ اور کیا آپ مجھے یہ کہنے دیں گے کہ زندگی کا نصف آخر بھی نصف اول کے مقابلے میں زیادہ بلکہ بہت زیادہ تیزی سے گزر جاتا ہے۔ پندرہ سال تک کی عمر میں بیزاری اور بے چینی جیسے احساسات زیادہ ستاتے ہیں اور بیس سے پچیس برس کی عمر کے بعد وقت زیادہ تیزی سے گزرنے لگتا ہے۔ وقت ہی زندگی ہے۔

بنجمن فرینکلن نے کہا تھا ’’زندگی‘‘ وقت کا خمیر ہے اس لئے اسے ضائع نہ کیجئے۔

میں اسے یوں بھی کہتا ہوں کہ وقت ہی زندگی ہے۔ چنانچہ زندگی کو کامیاب بنانے اور ناکامی سے بچانے کے لئے وقت کا درست استعمال ضرورت ہے۔ نیک اور متقی لوگوں کو وقت کی اہمیت کا احساس بہت رہتا تھا اور اب بھی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر............

☆خلیل بن احمد (متوفی 170ھ) اکثر کہتے ’’وہ ساعتیں مجھ پر بڑی گراں گزرتی ہیں۔ جن میں کھانا کھاتا ہوں۔‘‘ آخری عمر میں ارادہ کیا کہ حساب کی کوئی ایسی آسان نوع تخلیق کی جائے جسے سمجھنے میں دشواری نہ آئے۔ چنانچہ ایسی نوع کی تخلیق میں مصروف ہوگئے اور ایسے منہمک ہوئے کہ دنیا و مافیہا کی فکر ہی نہ رہی۔ ایک دن اسی فکر میں مسجد پہنچے۔ مسجد میں ایک ستون سے جاٹکرائے، گرے اور انتقال ہوگیا۔

☆امام محمدؒ (متوفی 189ھ) کا نام فقہ حنفی کی تدوین کرنے والوں میں سرفہرست ہے۔ مطالعہ ان کی طبیعت ثانیہ بن چکا تھا۔ دن رات کتابوں میں منہمک رہتے۔ رات کو بھی نہ سوتے۔ قریب ہی طشت بھی پانی بھرا رکھا رہتا۔ جب نیند کا غلبہ زیادہ ہوتا تو پانی کا چھینٹا مار کر نیند کے غلبے کو بھگا دیتے۔ ایک موضوع ختم کرتے تو دوسرے موضوع کا مطالعہ شروع کر دیتے۔ اپنے لباس تک کا ہوش نہ رہتا۔ کپڑے میلے ہوجاتے تو گھر والے اترواتے۔

☆ایک اور محدث اور فقہ مالکی کے مایہ ناز عالم محمد بن سحنونؒ (متوفی 256ھ) کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ ام مدام نامی ان کی باندی نے انہیں کھانا لاکر دیا۔ چونکہ یہ تصنیف وتالیف میں مشغول تھے۔ اس لئے عذر کیا۔ بے چاری باندی جب انتظار کرتے کرتے تھک گئی تو اس نے خود ہی لقمے بنا بنا کر انہیں کھلانے شروع کر دیئے۔ محمد بن سحنونؒ بے خبری اور انہماک میں کھانا کھاتے رہے۔ باندی کھانا کھلا کر چلی گئی اور انہیں تصنیف وتالیف میں صبح ہوگئی تو باندی کو بلا کر فرمانے لگے۔ آج رات مصروفیت کچھ زیادہ رہی، جو کھانا بھی ہے لے آؤ۔ باندی کہنے لگی: کھانا تو میں نے آپ کو کھلا دیا۔ فرمانے لگے: مجھے تو اس کا احساس تک نہیں ہوا۔

☆ابو الوفا ابن عقیل چھٹی صدی کے حنابلہ کے ائمہ میں سے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق انہوں نے دنیا کی سب سے بڑی کتاب ’’الفنون‘‘ لکھی۔ یہ وقت کی قدردانی تھی۔ ان کا اپنے بارے میں بیان ہے۔ ’’میں نے زندگی کا ایک لمحہ ضائع نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جب علمی بحث کرتے کرتے میری زبان تھک جائے اور مطالعہ کرتے کرتے آنکھیں جواب دینے لگیں تو میں لیٹ کر مسائل سوچنے لگ جاتا ہوں۔ میں مقدور بھر کوشش کرتا ہوں کہ کھانے میں کم از کم وقت لگے، بلکہ اکثر اوقات تو روٹی کے بجائے چورے کو پانی میں بھگو کر استعمال کرتا ہوں۔ کیونکہ دونوں کے درمیان وقت صرف ہونے کے لحاظ سے کافی فرق ہے۔ روٹی کھانے اور چبانے میں کافی وقت لگ جاتا ہے جبکہ ثانی الذکر کے استعمال سے مطالعے وغیرہ کے لئے نسبتاً کافی وقت نکل آتا ہے۔ علماء اس

باقی صفحہ 5 پر

مکرم رانا فاروق احمد صاحب

پندرہ روزہ پانچویں فضل عمر تربیتی کلاس

(زیر اہتمام: مجلس خدام الاحمدیہ بینن افریقہ)

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ بینن کے زیرِ اہتمام مورخہ 10 تا 25 ستمبر 2012ء پانچویں فضلِ عمر تربیتی کلاس بمقام بیت المہدی پورتونو منعقد ہوئی جو پندرہ روز تک جاری رہی، اس میں ملک بھر سے BPC,Terminal (میٹرک، ایف،اے) کرنے والے 42 خدام نے شرکت کی۔ جن میں وہ نومبائع خدام بھی شامل تھے جنہوں نے چند ماہ قبل عیسائیت سے احمدیت قبول کی تھی۔ تمام خدام کی رہائش کا انتظام بیت المہدی پورتونو کے نچلے ہال میں کیا گیا، اسی طرح کھانے کا انتظام نظامت ضیافت خدام الاحمدیہ بینن کے تحت کیا گیا۔

اس کلاس کے لئے ایک سپیشل نصاب تیار کیا گیا تھا جس میں یسرنا القران، حفظ سورۃ القرآن، ادعیہ القرآن و احادیث اور 10 احادیث مبارکہ اسی طرح فقہ میں طہارت، غسل وضو، نماز، نداء، طریقہ نماز، نماز عید، جنازہ، تجہیز وتکفین کے مسائل وغیرہ شامل تھے اور علم الکلام میں وفات مسیح، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود نیز موازنہ مذاہب میں بائبل اور عیسائیت کے موضوعات رکھے گئے۔

خدام جلسہ سالانہیو کے 2012ء کی لائیو نشریات دیکھنے اور حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات اور عالمی بیعت میں شامل ہونے کیلئے تین دن قبل ہی تشریف لے آئے تھے، لیکن اس کلاس کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 10 ستمبر 2012ء کو صبح دس بجے دعا سے ہوا۔ محترم رافعو اوگوندارے صاحب صدر جماعت احمدیہ پورتونو شہر نے دعا کروائی۔ ہر روز نماز فجر کے بعد مختلف اصلاحی موضوعات پر درس دیا جاتا۔ 8 بجے ناشتہ کروایا جاتا۔ اس کے بعد ٹھیک 10 بجے تلاوت قرآن اور دعا کے ساتھ کلاس کا آغاز ہوتا اور باقاعدہ حاضری لگائی جاتی پھر یسرنا القران اور حفظِ قرآن کی کلاس ہوتی، اس کے بعد موازنہ مذہب اور کلام کے پیریڈ رکھے گئے تھے جو نماز ظہر تک جاری رہتے۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد خدام کی ٹیمیں کھانا تقسیم کرتیں۔ 4 بجے نماز عصر کی ادائیگی کے بعد فقہ کی کلاس شروع ہوتی جس میں طہارت، غسل وضو، نماز، نداء، طریقہ نماز، نماز عید، جنازہ، تجہیز وتکفین کے مسائل وغیرہ کو نہایت ہی تفصیل کے ساتھ تصاویر کی صورت میں بیان کیا جاتا اور طلباء کو پریکٹیکل کر کے دکھاتے اس کے بعد طلباء کو سوالات کی اجازت ہوتی۔ اس کے بعد 5-30 بجے سے مغرب کی نماز تک خدام فٹ بال کھیلتے اور مغرب کی نداء ہوتے ہی نماز کی تیاری میں مصروف ہوجاتے۔ نماز مغرب عشاء اور درس کے بعد جماعت کے بزرگ، ڈاکٹر صاحبان اور دیگر جماعتی احباب خدام کو اپنے اپنے شعبہ جات کے بارے میں لیکچر دیتے اور سوالوں کے جواب دیتے رہے۔

اس کلاس کی مکمل نگرانی مربی سلسلہ ریجن پورتونو کی ذمہ تھی، ساتھ ساتھ لوکل معلمین اور دیگر ممبران نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ نے بھی معاونت کی دوران کلاس صدر صاحب خدام الاحمدیہ بینن Mr. Bissirou Loukman صاحب بھی تشریف لاتے اور خدام کو جماعت احمدیہ کا تعارف، نظام جماعت اور خدام الاحمدیہ کا تعارف کرواتے رہے ہر طالبعلم کو نصاب، حفظ کورس، نوٹس کی شکل میں ضروری حوالہ جات کی فوٹو کاپی بھی دی گئی۔

دوران کلاس وقتاً فوقتاً باجماعت نماز تہجد، اور ہر جمعہ کو اجتماعی وقار عمل ہوتا رہا جس میں بیت الذکر کی صفائی کی جاتی رہی۔

مورخہ 19 ستمبر 2012ء کو تمام خدام کا تحریری امتحان ہوا جس میں تمام طلباء شامل ہوئے اور معروضی طرز کا پرچہ حل کیا۔ اگلے دن مورخہ 20 ستمبر 2012ء کو اس کلاس کی اختتامی تقریب ہوئی جس کی صدارت نائب امیر بینن محترم Mouslihou Bakari صاحب نے کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا، صدر صاحب خدام الاحمدیہ بینن نے عہد دھرایا بعد ازاں مربی سلسلہ ریجنل نے کلاس کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں محترم نائب امیر صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور تمام طلباء کو اسناد دیں۔ انہوں نے خدام کو نصائح کیں۔ حضرت مصلح موعود کی توقعات پر پورا اترنے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد جماعت کی طرف سے تمام خدام کو ظہرانہ دیا گیا۔ جس میں جماعت کے بزرگ عہدیداران نے بھی شرکت کی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

مکرم شیخ نصیر احمد صاحب دارالعلوم غربی شاء ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی ماریہ عفت تھرڈ ائیر گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ نے امسال پنجاب یوتھ فیسٹیول 2012ء میں اردو مباحثہ کے مقابلہ میں شرکت کی اور ضلع چنیوٹ میں دوسری اور فیصل آباد ڈویژن میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور پنجاب لیول پر کالج کی نمائندگی کا اعزاز حاصل کیا۔ نیز دوسری بیٹی عزیزہ حانیہ نصیر فرسٹ ائیر نے ضلع چنیوٹ میں اردو مباحثہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچیوں کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور دین اور دنیا میں ترقی سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم خالد محمود جاوید صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ فائزہ مبشرہ صاحبہ اہلیہ مکرم زاہد خان منہاس صاحب لندن کو مورخہ 24 ستمبر 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ھبۃ الکافی عطا فرمایا ہے بچی مکرم سمیع اللہ منہاس صاحب و مکرمہ زاہدہ حنا صاحبہ راولپنڈی کی پوتی ہے۔

اسی طرح میری دوسری بیٹی مکرمہ نداء الاسلام صاحبہ اہلیہ مکرم رضاء اللہ باجوہ صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 18 / اکتوبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام تاشفین رضا باجوہ عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ثناء اللہ باجوہ صاحب صدر جماعت ظفر وال و مکرمہ امۃ المالک صاحبہ کا پہلا پوتا ہے۔ دونوں بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو اپنے فضل و کرم سے نیک، صالح، خادم دین، صحت و سلامتی والی فعال لمبی زندگی والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرمہ امۃ الحمید فوزیہ صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسارہ کے بیٹے مکرم عاطف محمود چیمہ صاحب ابن مکرم مختار احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ کینیڈا کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سمیعۃ المبشر صاحبہ بنت مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب دارالفتوح ربوہ مورخہ 8 نومبر 2012ء کو بیت المھدی ربوہ میں بعد نماز عصر محترم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی ربوہ نے مبلغ 10 ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر کیا۔ 9 نومبر کو تقریب شادی مغل بینکوئیٹ ہال میں منعقد ہوئی اور 10 نومبر کو دعوت ولیمہ کا اہتمام اسی شادی ہال میں کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم چوہدری محمود احمد چیمہ صاحب سابق مربی انچارج انڈونیشیا کے نواسے اور دلہن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف سانگرہ کی نسل سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت کرے۔ نیک تمنائیں پوری کرے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم شرجیل احمد صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔ میرے والد محترم ظفر اقبال صاحب مقیم جرمنی شدید علیل ہیں۔ گزشتہ دنوں بیہوش بھی رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور مکمل شفائے عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مجید احمد دارالنصر شرقی نور ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مجید احمد صاحب چیمہ بشیر آباد ربوہ بندش پیشاب کے عارضہ کی وجہ سے قریباً ایک مہینہ سے بیمار ہیں آجکل بفضل اللہ تعالیٰ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم ظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے خاکسار کے بیٹے مکرم فاتح احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ شمائلہ طلعت صاحبہ بنت مکرم صابر حسین صاحب تہال کھاریاں ضلع گجرات مورخہ 14 نومبر 2012ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ایک لاکھ روپے حق مہر پر فرمایا۔ دلہا اور دلہن مکرم نواب دین صاحب آف تہال کے پوتا اور پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے اور جماعت کیلئے ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سلطان احمد صاحب باجوہ جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری انور احمد باجوہ صاحب ولد مکرم چوہدری فضل احمد باجوہ صاحب سابق امیر ضلع رحیم یار خاں آف چک نمبر 52/p ضلع رحیم یار خاں مورخہ 20 نومبر 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ چند ماہ پہلے جرمنی چلے گئے تھے وہیں وفات ہوئی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے تدفین کیلئے جنازہ ربوہ لایا گیا جرمنی میں 22 نومبر کو نماز جنازہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی نے پڑھائی ربوہ میں مورخہ 24 نومبر 2012ء کو بعد نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی والد محترم کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت احمدیہ سے گہری محبت تھی۔ مہمان نواز دعا گو اور دوسروں کی حاجت کو فوقیت دینے والے تھے۔ مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہتے۔ لمبا عرصہ اپنی جماعت چک نمبر 52/p کے صدر جماعت رہے اس کے علاوہ کئی اور عہدوں پر بھی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ 2 بیٹے خاکسار اور مکرم عطاء الاکبر باجوہ صاحب کینیڈا اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 2 دیباچہ تفسیر القرآن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا ہرگز ارادہ نہیں میں تمہارے والد کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا سلوک کروں گا۔ جب عبداللہ نے اپنے باپ کی بے وفائی اور درشت کلامی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی اور مہربانی سے مقابلہ کیا تو اس کا ایمان اور بڑھ گیا اور اپنے باپ کے خلاف اُس کا غصہ بھی اُسی نسبت سے ترقی کر گیا۔ جب لشکر مدینہ کے قریب پہنچا تو اس نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کا راستہ روک لیا اور کہا میں تم کو مدینہ کے اندر داخل نہیں ہونے دوں گا تاوقتیکہ تم وہ الفاظ واپس نہ لو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف استعمال کئے ہیں۔ جس منہ سے یہ بات نکلی ہے کہ خدا کا نبی ذلیل ہے اور تم معزز ہو اُسی منہ سے تم کو یہ بات کہنی ہوگی کہ خدا کا نبی معزز ہے اور تم ذلیل ہو۔ جب تک تم یہ نہ کہو میں تمہیں ہرگز آگے نہ جانے دوں گا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول حیران اور خوفزدہ ہو گیا اور کہنے لگا اے میرے بیٹے! میں تمہارے ساتھ اتفاق کرتا ہوں، محمد معزز ہے اور میں ذلیل ہوں۔ نوجوان عبداللہ نے اس پر اپنے باپ کو چھوڑ دیا۔

تقریب شادی

مکرم چوہدری محمد اقبال بشیر صاحب نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم معروف احمد بشیر صاحب واقف نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ فرحت ناز صاحبہ بنت مکرم چوہدری علی احمد صاحب ساکن چک نمبر 123 سرانوالی بھلیر ضلع ننکانہ صاحب محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ نے مورخہ 30 ستمبر 2012ء کو بیت المبارک ربوہ میں کیا اور تقریب شادی مورخہ 14 / اکتوبر کو بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ 15 / اکتوبر کو ایوان محمود ہال میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم چوہدری ولی محمد صاحب مرحوم آف چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم مہر بشیر احمد صاحب سابق کارکن مال خرچ کا نواسہ اور محترم چوہدری کریم الدین صاحب و محترمہ شہزادی بیگم صاحبہ کی نسل سے ہے۔ دلہن مکرم چوہدری دین محمد صاحب مرحوم آف سرانوالی بھلیر ضلع ننکانہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت، مثمر بثمرات حسنہ اور خیر کثیر کا باعث بنائے۔ آمین

خبریں

کانگو میں کارگو طیارہ آبادی پر گر کر تباہ، 30 افراد ہلاک

براعظم افریقہ کے ملک کانگو کے دارالحکومت برازویلی کے قریب ایک کارگو طیارہ آبادی پر گر کر تباہ ہو گیا۔ کارگو طیارہ ائیرپورٹ پر لینڈنگ کے دوران تباہ ہوگیا۔ طیارہ ائیرپورٹ پر لینڈنگ کر رہا تھا کہ شدید طوفان کی وجہ سے طیارہ رن وے سے پھسل کر ائیرپورٹ سے ملحقہ آبادی میں جا گھسا۔ حادثے میں عملے کے 4 ارکان سمیت 30 افراد ہلاک ہوگئے۔

ملک بھر میں سی این جی سٹیشن بند

ملک کے مختلف شہروں میں سی این جی سٹیشن کی بندش کے باعث عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ سی این جی نہ ملنے کی وجہ سے پبلک ٹرانسپورٹ بھی کم ہوگئی ہے۔ ملازمین کو دفاتر پہنچنے میں مشکلات درپیش ہیں۔ شہری بسوں کی چھتوں پر سفر کرنے پر مجبور ہیں اس چیز کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹرانسپورٹرز نے کرایوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ من مانے کرائے وصول کئے جا رہے ہیں۔

خلائی گاڑی میں جوہری بیٹری نصب

آئندہ سال چاند کے مدار میں بھیجی جانے والی خلائی گاڑی چانگ تھری میں جوہری بیٹری نصب کی جائے گی جو 30 سال تک خلائی گاڑی کی توانائی کی ضروریات پوری کر سکے گی۔ یہ بات چین کے چانگ سیریز خلائی مشن کے سربراہ اویانگ زائی یوان نے ورلڈ سپیس ویک کے سلسلہ میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ چانگ تھری کی مریخ کی سطح پر لینڈنگ کے سلسلہ میں بھی کافی تجربات کامیابی کے ساتھ مکمل کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ چانگ تھری کے ذریعہ حاصل ہونے والی معلومات خلائی سائنس کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گی۔

درخواست دعا

❁ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب ڈسکہ کلاں بعارضہ دل، شوگر اور گردے بیمار ہیں۔ CCU1 طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم عبدالمجید صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم عبدالحمید صاحب ولد مکرم میاں عبدالغفور صاحب ''النعمت ریسٹورنٹ'' نیویارک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1 تحریک جدید)

قربانیوں کے ہم پھل کھا رہے ہیں۔ ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے۔''

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 4 جنوری 2005ء)

خلفاء کرام کی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے دفتر اوّل کے بزرگوں کی اولادوں سے دردمندانہ درخواست ہے کہ خصوصیت سے اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنی مالی قربانیوں سے ان کے نام تا قیامت زندہ رکھیں۔ اس سلسلہ میں وکالت مال اوّل تحریک جدید سے جلد سے جلد رابطہ فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔دسمبر

طلوع فجر	5:23
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

❁ دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تریاق مثانہ
کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

FR-10

STUDY IN GERMANY

➢ Quick Package for students with:

● Intermediate (Pre- Eng.,Pre- Medical, General Science, Economics, Computer Science, Commerce) Minimum 65% Marks

Bachelor (B.Sc,B.C.S, B. Eng, B Com. B.B. A and other Technical fields)

& A- Level (with 4 subjects, 1 language) Minimum 65% Marks

Best offer for Pharmacy & Medical field students

Minimum 75% marks, fresh candidates preferred

ADMISSION IN JUST 4 WEEKS

EMBASSY APPEARANCE IN JUST 7 WEEKS

Deposit Fee: starting from 2560 Euros +Bank account 8.000 Euros

➢ Direct Package for students with:

● Intermediate (Requirement: good in Mathematics)

Study in English till Masters in just 18.000 Euros

Scholarship up to 5000 Euros on good performance

100% Visa: No bank account

Bachelors possible in several Engineering & Business fields

Deposite Fee: 18.000 Euros with accommodation and other facilities

Consultancy+Admission+Embassy Documentation+Interview Preparation

Even After reaching Germany, Pick up service from Airport till University

Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany

Office Tel: +4961508309820, Mob: +49176 56433243, +49 1577 5635313

Email:erfolgteam@hotmail.de Skype ID: erfolgteam

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

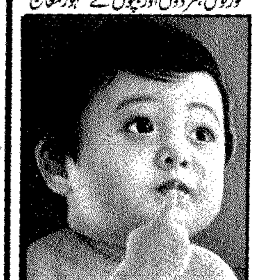

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان

چشمہ فیض مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388

ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528

ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com